سوال

(233)ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا یہ ثابت ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم سے نکاح کیا تھا؟

اہل سنت اور شیعہ دونوں فریقوں کی کتابوں سے تحقیق کرکے ثبوت پیش کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! یہ نکاح ثابت ہے اور اس کے مستند حوالے فریقین کی کتابوں سے پیش خدمت ہیں:

۱: ثعلبہ بن ابی مالک (القرظی) رحمہ اللہ و رضی عنہ سے روایت ہے کہ

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں۔ ایک نئی چادر بچ گئی تو بعض حضرات نے جو پ کے پاس ہی تھے کہا: یا امیر المومنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجئے، جو آپ کے گھر میں ہیں۔ ان کی مراد (آپ کی بیوی) ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے تھی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔'' الخ (صحیح بخاری: ۲۸۸۱، ترجمہ محمد داود راز، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ۴/۲۱۲)

صحیح بخاری کے اس حوالے سے ثابت ہوا کہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔

۲: نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ ''ووضعت جنازة ام کلثوم بنت علی امرأة عمر بن الخطاب وابن لها یقال له زید''

اور عمر بن خطاب کی بیوی ام کلثوم بنت علی کا جنازہ رکھا گیا اور اس کے بیٹے کا جنازہ رکھا گیا جسے زید (بن عمر بن الخطاب) کہتے تھے۔ (سنن النسائی ۴/۷۱۔۷۲ ح ۱۹۸۰، وسندہ صحیح و صححہ ابن الجارود بروایة: ۵۴۵ وحسنه النووی فیا لمجموع ۵/۲۲۴، وقال ابن حجر فی التلخیص الجبیر ۲/۱۴۶ ح ۸۰۷: ''واسنادہ صحیح'')

نیز دیکھئے میری کتاب: نور العینین (ص ۱۱۳)

۳: مشہور ثقہ تابعی امام الشعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ

''عن ابن عمر انہ صلی علی اخیہ وامہ ام کلثوم بنت علی.........''

ابن عمر (رضی اللہ عنھض نے اپنے بھائی (زید بن عمر) اور اس کی والدہ ام کلثوم بنت علی (رحمھما اللہ) کا جنازہ پڑھا۔ (مسند علی بن الجعد: ۵۹۳ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۵۸۴)

امام شعبی سے دوسری روایت میں آی ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہ) نے ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے زید (یعنی اپنے بھائی) کا جنازہ پڑھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۳۱۵ ح۱۱۵۷۰، وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۱۱۶۹۰)

۴: عبداللہ البھی رحمہ اللہ (تابعی صدوق) سے روایت ہے کہ ''شھدت ابن عمر صلی علی ام کلثوم وزید بن عمر بن الخطاب......'' میں نے دیکھا کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہ) نے ام کلثوم اور زید بن عمر بن الخطاب کا جنازہ پڑھا...... (طبقات ابن سعد ۸/۴۶۴ وسندہ حسن)

اس جنازے کے بارے میں عمار بن ابی عمار (ثقہ وصدوق) نے کہا کہ میں بھی وہاں حاضر تھا۔ (طبقات بن سعد ۸/۴۶۵ وسندہ صحیح)

۵: درج بالا چار صحیح روایات کی تائید میں ائمہ اہل بیت اور علمائے کرام کے کچھ اقوال اور مزید حوالے پیش خدمت ہیں:

امام علی بن الحسین: زین العابدین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ''ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خطب الی علی رضی اللہ عنہ ام کلثوم فقال: انکحنیھا، فقال علی: انی ارصدھا لابن اخی عبداللہ بن جعفر فقال عمر: انکحنیھا فواللہ ما من الناس احد یرصد من امرھا ما ارصدہ، فانکحہ علی فاتی عمر المہاجرین فقال: الا تھنونی؟ فقالوا: بمن یا امیر المومنین؟ فقال: بام کلثوم بنت علی و ابنۃ فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم......''

بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے ام کلثوم کا رشتہ مانگا، کہا: اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔ تو علی (رضی اللہ عنھض نے فرمایا: میں اسے اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر (رضی اللہ عنہ) کے لئے تیار کر رہا ہوں۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں کیونکہ اللہ کی قسم! جتنی مجھے اس کی طلب ہے لوگوں میں سے کسی کو اتنی طلب نہیں ہے۔ (یا مجھ سے زیادہ اس کے لائق دوسرا کوئی نہیں ہے۔)

پھر علی (رضی اللہ عنہ) نے اسے (ام کلثوم) ان (عمر) کے نکاح میں دے دیا۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) مہاجرین کے پاس آئے تو کہا: کیا تم مجھے مبارکباد نہیں دیتے؟

انھوں نے پوچھا: اے امیر المومنین! کس چیز کی مبارکباد؟

تو انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم بنت علی (رضی اللہ عنھماض کے ساتھ شادی کی مبارکباد...... (المستدرک للحاکم ۳/۱۴۲ ح۴۶۸۴ وسندہ حسن، وقال الحاکم: ''صحیح الاسناد'' وقال الذہبی: ''منقطع'' السیرۃ لابن اسحاق ص۲۷۵۔۲۷۶ وسندہ صحیح)

علی بن الحسین بن ابی طالب رحمہ اللہ تک سند حسن لذاتہ ہے، جو کہ ائمہ اہل بیت میں سے تھے اور ان کی یہ روایت سابقہ احادیث صحیحہ کی تائید میں ہے۔

۶: امام محمد بن علی بن الحسین الباقر ابو جعفر رحمہ اللہ نے فرمایا:

عمر نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ان کی بیٹی ام کلثوم کا رشتہ مانگا تو علی نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹیاں بنو جعفر (جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد) کے لئے روک رکھی ہیں تو انھوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: آپ میرے ساتھ ان (ام کلثوم) کا نکاح کر دیں کیونکہ اللہ کی قسم! روئے زمین پر میرے علاوہ دوسرا کوئی بھی ان کی حسن معاشرت کا طلبگار نہیں ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قد انکحتکھا'' میں نے اس کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا۔ الخ (سنن سعید بن منصور ۱/۱۴۶ ح۵۲۰ وسندہ صحیح، طبقات ابن سعد

٨/٤٦٣)

٧: عاصم بن عمر بن قتادہ المدنی (ثقہ عالم بالغازی) رحمہ اللہ نے فرمایا: عمر بن خطاب نے علی بن ابی طالب سے ان کی لڑکی ام کلثوم کا رشتہ مانگا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کی بیٹی تھیں ''فزوجھا ایاہ'' پھر انھوں (علی رضی اللہ عنہ) نے اس (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کا نکاح ان (عمر رضی اللہ عنہ) سے کر دیا۔ (السیرۃ لابن اسحاق ص ٢٧٥ وسندہ حسن)

٨: محمد بن اسحاق بن یسار امام المغازی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''وتزوج ام کلثوم ابنۃ علی من فاطمۃ ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن الخطاب فولدت لہ زید بن عمر وامراۃ معہ فمات عمر عنھا۔''

علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمر بن الخطاب سے ہوا تو ان کا بیٹا زید بن عمر (بن الخطاب) اور ایک لڑکی پیدا ہوئے پھر عمر (رضی اللہ عنہ) فوت ہوگئے اور وہ آپ کے نکاح میں تھیں۔ (السیرۃ لابن اسحاق ص ٢٧٥)

٩: عطاء الخراسانی رحمہ اللہ نے کہا:

عمر (رضی اللہ عنہ) نے ام کلثوم بنت علی کو چالیس ہزار کا مہر دیا تھا۔ (طبقات ابن سعد ٨/٤٦٣۔٤٦٦)

اس روایت کی سند عطاء الخراسانی تک حسن ہے۔

١٠: امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ (تابعی) نے فرمایا:

''واما ام کلثوم بنت علی فتزوجھا عمر بن الخطاب فولدت لہ زید بن عمر......'' اور ام کلثوم بنت علی سے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہما) نے شادی کی تو ان کا بیٹا زید بن عمر پیدا ہوا......(تاریخ دمشق لابن عساکر ٢١/٣٤٢ وسندہ حسن)

ان کے علاوہ اہل سنت کی کتابوں میں اور بھی بہت سے حوالے ہیں جن سے ہمارے عنوان کا ثبوت ملتا ہے اور متعدد کبار علماء نے اس کی صراحت کر رکھی ہے کہ ام کلثوم بنت علی کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ مثلاً دیکھئے

١: التاریخ الاوسط للبخاری (١/٦٦٢ ح ٣٧٩، ص ٦٦٤ ح ٣٨٠، ٣٨١)

٢: کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم (٣/٥٦٨)

٣: طبقات ابن سعد (٣/٢٦٥)

٤: کتاب الثقات لابن حبان (٢/٢١٦)

اہل سنت کے درمیان اس مسئلے پر کوئی اختلاف نہیں بلکہ اجماع ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم سے نکاح کیا تھا۔

اب شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کی کتابوں سے دس حوالے پیش خدمت ہیں:

١: ابو جعفر الکلینی نے کہا:

''حمید بن زیاد عن ابن سماعۃ عن محمد بن زیاد عن عبداللہ بن سنان و معاویۃ بن عمار عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال : .... ان علیا لما توفی عمر اتی ام کلثوم فانطلق بھا الی بیتہ''

ابو عبداللہ (جعفر الصادق) علیہ السلام سے روایت ہے کہ...... جب عمر فوت ہئے تو علی آئے اور ام کلثوم کواپنے گھر لے گئے۔ (الفروع من الکافی ۱۱۵/۶)

اس روایت کی سند شیعہ کے اصول سے صحیح ہے۔ اس کے تمام راویوں مثلاً حمید بن زیاد، حسن بن محمد بن سماعہ اور محمد بن زیاد عرف ابن ابی عمیر کے حالات مامقانی (شیعہ) کی کتاب : تنقیح المقال میں موجود ہیں۔

۲: ابو جعفر الکلینی نے کہا :

''علی بن ابراہیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن ہشام بن سالم و حماد عن زرارۃ عن ابی عبداللہ علیہ السلام ی تزویج ام کلثوم فقال : ان ذلک فرج غصبناہ''

ابو عبداللہ علیہ السلام (جعفر صادق رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے ام کلثوم کی شادی کے بارے میں کہا : یہ شرمگاہ ہم سے چھین لی گئی تھی۔ (الفروع من الکافی ۳۴۶/۵)

اس روایت کی سند بھی شیعہ اصول سے صحیح ہے۔ اس کے راویوں علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی وغیرہ کے حالات تنقیح المقال میں مع توثیق موجود ہیں۔

تنبیہ :

اہل سنت کے نزدیک یہ روایت موضوع ہے اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ اس سے بری ہیں۔

۳: ابو عبداللہ جعفر الصادق رحمہ سے روایت ہے کہ جب عمر فوت ہوگئے تو علی نے آکر کلثوم کا ہاتھ پکڑا اور انھیں اپنے گھر لے گئے۔ (الفروع من الکافی ۱۱۵/۶۔۱۱۶)

۴: ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی نے ''الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن ھشام بن سالم عن سلیمان بن خالد'' کی سند کے ساتھ نقل کیا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام (جعفر الصادق رحمہ اللہ) نے فرمایا : جب عمر فوت ہوئے تو علی علیہ السلام نے آکر ام کلثوم کا ہاتھ پکڑا پھر انھیں اپنے گھر لے گئے۔ (الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ۳/۲/۴۷۲ح ۱۲۵۸)

اس روایت کی سند بھی شیعہ اسماء الرجال کی رو سے صحیح ہے۔

۵: ان کے علاوہ درج ذیل کتابوں میں بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ام کلثوم کے نکاح کا ذکر موجود ہے : تہذیب الاحکام ۱۶۱/۸، ۲۶۲/۹

۶: الشافی للسید المرتضی علم الھدی (ص ۱۱۶)

۷: مناقب آل ابی طالب لابن شہر آشوب (۱۶۲/۳)

۸: کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ للاربلی (ص ۱۰)

۹: مجالس المومنین للنور اللہ الشوستری (ص ۷۶)

۱۰: حدیقۃ الشیعۃ للاردبلی (ص ۲۷۷)

نیز دیکھئے علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی عظیم کتاب : الشیعۃ واہل البیت (ص ۱۰۵۔۱۱۰)

خلاصہ یہ کہ اہل سنت اور شیعہ (روافض) دونوں کی مستند کتابوں اور مستند حوالوں سے یہ ثابت ہے ک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تھا اور ان سے زید بن عمر بن الخطاب رحمہ اللہ بھی پیدا ہوئے تھے۔

بحز میں ایک عبرت انگیز واقعہ پیش خدمت ہے :

وزیر معزالدولہ احمد بن بویہ شیعہ (یعنی رافضی) تھا۔ (دیکھئے سیر اعلام النبلاء ١٩٠/١٦)

اس کی موت کے وقت ایک عالم اس کے پاس گئے تو صحابہ کرام کے فضائل بیان کئے اور فرمایا : بے شک علی علیہ السلام نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمر بن خطاب سے کیا تھا۔

اس (احمد بن بویہ) نے اس بات کو بہت عظیم جانا اور کہا : مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ پھر اس نے (توبہ کرکے) اپنا اکثر مال صدقہ کر دیا،اپنے غلاموں کو آزاد کر دیا، بہت سے مظالم کی تالفی کر دی اور رونے لگا حتی کہ اس پر غشی طاری ہو گئی۔ (دیکھئے المنتظم لابن الجوزی ١٨٣/١٤ ت ٢٦٥٣)

اہل تشیع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس وزیر کی طرح توبہ کر لیں ورنہ یاد رکھیں کہ رب العالمین کے سامنےاپنے تمام اقوال و افعال کا جواب دہ ہونا پڑے گا اور اس دن اللہ کے عذاب سے چھڑانے والا کوئی نہیں ہے۔

تنبیہ :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور تمام صحابۂ کرام کے ساتھ علیہ السلام کے بجائے رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا لکھنا چاہئے اور یہی راجح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص545

محدث فتویٰ